اختر حمید خان صاحب

کے ساتھ

ایک نشست

۳ جنوری ۱۹۹۳ء

اسلام آباد

اختر حمید خان صاحب

کے ساتھ ایک نشست

۱- کسانوں کی یونینز (UNIONS) جہاں جہاں قائم ہیں۔ ڈنمارک، جاپان وغیرہ ممالک میں وہاں کسانوں کو مال کی فروخت میں مالی نقصان نہیں ہوتا ایک کسان نے ڈنمارک کے ایک ماہر سے پوچھا کہ آپ کے گاؤں اور ہمارے میں کیا فرق ہے۔ اُس نے کہا آپ کے گاؤں اور ہمارے گاؤں کی ضروریات ایک ہیں، فرق یہ ہے کہ ہمارے یہاں اُن ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام موجود ہے۔ یعنی ایسا سماجی ادارہ موجود ہے جو مارکیٹنگ، سڑک بنانے اور دوسری طرح کے کام کرتا ہے۔

ALL HAPPY FAMILIES ARE HAPPY IN THE SAME WAY. ALL UNHAPPY FAMILIES ARE UNHAPPY IN PECULIAR WAY (TOLSTOY)

۲- بنیادی طور پر ہم وہاں ہیں جہاں امریکہ، جاپان، جرمنی تقریباً ڈیڑھ سو برس پہلے تھے۔ ہماری جو حالت اکبر بادشاہ کے زمانے میں تھی وہ یورپ کے مقابلے میں تقریباً برابر تھی۔ پیداواری طور پر ہم بہت سے کاموں میں اُن کے برابر

یا آگے تھے۔ صرف چند کاموں میں پیچھے تھے۔ اُن کے یہاں توپوں کا استعمال اور صلاحیت ہم سے زیادہ تھی۔ دُودھ اور دوسری اجناس کی پیداوار قریباً یکساں تھی۔

۳۔ ہمارے تجربے کا نچوڑ سادہ ہے۔ آپ جو کام کرنا چاہتے ہیں، آپ کو اُس طرح کی تنظیم چاہیئے۔ ایئر لائن چلانے کا ایک ہی طریقہ ہے، نیا دفتر، نئے ٹیکنیشن، نئی ٹریننگ اور نئی ٹیکنالوجی تنظیم بنانے کے طریقے کو SYSTEM ANALYSIS کہتے ہیں۔ مثلاً کریڈٹ اور مارکیٹنگ کو لیجیئے اس کیلئے ہمارے پاس ماڈل موجُود ہیں۔ چھوٹے کسان کو اکثر کریڈٹ کی ضرورت ہوتی ہے اگر کریڈٹ نہیں ملے گا تو وہ جائیداد بیچ کر (حالت مایُوسی میں) دیوالیہ پن کے قریب پہنچ جائے گا۔ اگر مناسب تنظیم ہوگی تو اُسے کریڈٹ مہیا کرے گی اور اُسے آڑھتیوں اور درمیانی لوگوں کے استحصال سے بچانے والی تنظیم ہوگی تو اُن دونوں تنظیموں کی موجُودگی میں وہ کامیابی سے سرمایہ کاری کر سکے گا اور اُس کی اقتصادی بقاء ممکن ہوگی۔

۴۔ پاکستان یا دوسرے ایشیائی ممالک میں لوگ دیہاتوں سے شہروں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ یہ فرانس میں نہیں ہوتا۔ برطانیہ میں یہ اُنیسویں صدی میں ہوتا تھا، اب نہیں ہوتا۔ وہاں پر کچّی آبادیاں نہیں بنتیں، جو توازن فرانس اور برطانیہ نے قائم کر لیا ہے وہ ہم نے قائم نہ کیا تو ہم